السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وہ کون لوگ ہیں جنہیں جہالت کی وجہ سے معذور سمجھا جائے گا یعنی کیا امور فقہیہ میں جہالت کی وجہ سے معذور سمجھا جائے گا یا عقیدہ اور توحید کے بارے میں بھی جہالت کی وجہ سے کون معذور سمجھا جائے گا؟ اس حوالہ سے حضرات علماء کرام پر کیا فرض عائد ہوتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہالت کا دعوی اور اس کی وجہ سے عذر ایک تفصیل طلب مسئلہ ہے۔ جہالت کی وجہ سے ہر شخص کو معذور قرار نہیں دیا جاسکتا کہ وہ امور جنہیں اسلام نے پیش کیا، رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے بیان فرمایا، کتاب اللہ نے ان کی وضاحت فرمائی اور مسلمانوں میں یہ امور پھیل گئے تو ان کے بارے میں یہ دعوی بالکل قابل قبول نہیں ہے۔ اللہ عزوجل نے اپنے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو اس لئے مبعوث فرمایا کہ آپ (ﷺ) لوگوں کے سامنے دین کی وضاحت اور تشریح فرمادیں، چنانچہ آپؐ نے نہایت وضاحت کے ساتھ دین کی تبلیغ فرمائی اور دین کی حقیقت کو امت کے سامنے نہایت کھول کھول کر بیان فرمادیا اور دین سے متعلق ہر چیز کو نہایت شرح وبسط سے بیان فرمادیا اور امت کو ایسی روشن اور منور شریعت دی جس کی راتیں بھی دنوں کی طرح جگمگاتی ہیں اور کتاب اللہ سراپا ہدایت ونور ہے، لہذا اگر کچھ لوگ ان امور کے بارے میں جہالت کا دعوی کریں جو بالضرور دین سے معلوم ہیں اور مسلمانوں میں وہ پھیل چکے ہیں مثلا کوئی شرک اور غیر اللہ کی عبادت کے بارے میں جہالت کا دعوی کرے یا یہ دعوی کرے کہ نماز واجب نہیں ہے یا رمضان کے روزے واجب نہیں ہیں یا زکوۃ واجب نہیں ہے یا استطاعت کے ہوتے ہوئے بھی حج واجب نہیں ہے تو اس طرح کا کوئی دعوی بھی قابل قبول نہ ہوگا کیونکہ یہ تمام امور مسلمانوں کو معلوم ہیں اور دین اسلام سے یہ ضروری طور پر معلوم ہیں اور مسلمانوں میں یہ امور عام ہو چکے ہیں لہذا ان میں سے کسی کے بارے میں جہالت کا دعوی قابل قبول نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر کو شخص یہ دعوی کرے کہ وہ ان امور سے جاہل ہے جسے مشرکین قبروں اور بتوں کے پاس کرتے ہیں یعنی مردوں کو پکارتے، ان سے استغاثہ کرتے، ان کے نام پر ذبح کرتے اور ان کی نذر مانتے ہیں یا مردوں، بتوں، جنوں، فرشتوں یا نبیوں سے شفا یا دشمنوں کے خلاف مدد مانگتے ہیں تو ان میں سے ہر ہر امر کے بارے میں ضروری طور پر دین سے یہ بات معلوم ہے کہ یہ شرک اکبر ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب میں واضح طور پر بیان فرمایا ہے اور اس کے رسول ﷺ نے بھی اسے صاف صاف بیان فرمادیا ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں تیرہ سال تک لوگوں کو اس شرک سے ڈرایا، اسی طرح دس سال تک آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں اس شرک کی مذمت کی اور اس سے بچنے کی تلقین فرمائی اور واضح فرمایا کہ یہ واجب ہے کہ اخلاص کے ساتھ عبادت صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک کی کی جائے ،اس سلسلہ میں آپ قرآن مجید کی درج ذیل آیات کی تلاوت بھی فرماتے:

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ (الاسراء ۱۷/۲۳)

"اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔"

اور فرمایا:

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ (الفاتحۃ ۱/۵)

''اے پروردگار!) ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔)''

نیز فرمایا:

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ (البینۃ ۹۸/۵)

''اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں (اور یکسو ہوکر) دین کو (شرک سے) خالص کر کے اللہ کی عبادت کرو۔''

مزید فرمایا:

فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ (الزمر ۳۹/۲-۳)

''اے نبی!) خالص اللہ ہی کی بندگی کیا کرو۔)''

ایک اور ارشاد:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ١٦٢ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ (الانعام ١٦٢/٦-١٦٣)

''اے نبی!) کہہ دو کہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرماں بردار ہوں۔)''

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے رسول (ﷺ) سے مخاطب ہوکر فرمایا:

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (الکوثر ١٠٨/١-٢)

''اے محمد ﷺ) ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی ہے تو اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔)''

ارشاد باری تعالی ہے:

فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا (الجن ٧٢/١٨)

''پس اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو''

اور فرمایا:

وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ (المومنون ١١٧/٢٣)

''اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی بھی سند نہیں تو اس کا حساب اللہ ہی کے ہاں ہوگا، کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری (چھٹکارا) نہیں پائیں گے۔''

اسی طرح دین کا مذاق اڑانا، دین میں طعنہ زنی کرنا، دین کے ساتھ استہزاء کرنا اور دین کو گالی دینا، یہ سب کفر اکبر ہے۔ اس کے ارتکاب کرنے والے کو بھی معذور تصور نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ بات بھی ضروری طور پر دین سے معلوم ہے کہ دین کو گالی دینا یا رسول اللہ کو گالی دینا یا استہزاء ومذاق اڑانا بھی کفر اکبر ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ٦٥ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ (التوبہ ٩/٦٥-٦٦)

''کہو کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے؟ بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہوچکے ہو۔''

لہذا اہل علم پر واجب ہے، خواہ وہ دنیا میں کہیں بھی رہتے ہوں، کہ یہ باتیں لوگوں کو بتائیں اور ان کے سامنے انہیں ظاہر کریں تاکہ عوام کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہے اور یہ امر عظیم لوگوں میں عام ہوجائے اور وہ مردوں کے ساتھ تعلق اور استغاثہ کو چھوڑ دیں، خواہ اس کا تعلق دنیا میں کسی جگہ سے بھی ہو، مصر سے ہو یا شام سے، عراق سے ہو یا مدینہ میں نبی کریم ﷺ کے روضہ کے پاس سے یا مکہ مکرمہ سے ہو یا کسی بھی اور جگہ سے تاکہ حاجیوں کو بھی یہ بات معلوم ہوجائے اور عام لوگوں میں بھی معلوم ہوجائے کہ اللہ تعالی کا دین کیا ہے اور اس کی شریعت کیا ہے؟

علماء کے سکوت کی وجہ سے عوام کے تباہی وبربادی اور جہالت میں بمتلا ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے اہل علم پر یہ واجب ہے، خواہ وہ دینا میں کسی بھی جگہ کے رہنے والے ہوں، کہ وہ لوگوں کے پاس اللہ کے دین کو پہنچائیں، انہیں اللہ تعالی کی توحید کا علم سکھائیں اور بتائیں کہ شرک کی کون کون سی قسمیں ہیں تاکہ وہ علی وجہ البصیرت شرک کو ترک کردیں اور اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کریں۔ اسی طرح بدوی یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی قبروں کے پاس جو کچھ ہوتا ہے یا مدینہ منورہ میں نبی ﷺ کی قبر شریف کے پاس جو ہوتا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ علماء لوگوں کو سمجھائیں اور بتائیں کہ عبادت صرف اور صرف اللہ وحدہ کا حق ہے، اس حق میں اس کے ساتھ کوئی سہیم وشریک نہیں ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے کہ:

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ (البینۃ ٩٨/٥)

''اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں''

اور فرمایا:

فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ (الزمر ٣٩/٢)

''اللہ کی عبادت کرو (یعنی) اس کی عبادت کو (شرک) سے خالص کرکے، دیکھو خالص عبادت اللہ ہی کے لئے (زیبا) ہے۔''

مزید فرمایا:

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ (الاسراء ١٧/٢٣)

"اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔"

کے معنی یہ ہیں کہ تمہارے پروردگار نے یہ حکم دیا ہے کہ۔۔۔۔ لہذا تمام اسلامی ممالک کے اہل علم پر، ان ملکوں کے اہل علم پر جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں اور دنیا میں کسی بھی جگہ رہنے والے اہل علم پر یہ واجب ہے کہ

لوگوں کو اللہ کی توحید سکھائیں، انہیں علی وجہ البصیرت اللہ تعالی کی عبادت کرنے کی تعلیم دیں اور اللہ تعالی کی ذات گرامی کے ساتھ شرک سے انہیں ڈرائیں کہ یہ سب سے بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو بتائیں کہ اللہ تعالی نے جنوں اور انسانوں کو پیدا ہی اس لئے کیا ہے کہ یہ اس کی عبادت کریں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذاریات ۵۱/۵۶)

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری ہی عبادت کریں''

اور اس کی عبادت یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے، اس کے رسول ﷺ کی تابعداری کی جائے، اخلاص کے ساتھ اللہ تعالی کی عبادت کی جائے اور دلوں کو اس کی طرف متوجہ کیا جائے، ارشاد باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (البقرۃ ۲/۲۱)

''لوگو اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے کے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم (اس کے عذاب سے) بچو۔''

باقی رہے وہ مسائل جو مخفی ہوتے ہیں مثلا مسائل معاملات، نماز اور روزہ کے بعض مسائل تو ان میں جاہل کو معذور تصور کیا جائے گا جس طرح نبی کریم ﷺ نے اس آدمی کو معذور سمجھا تھا جس نے ''جبہ'' میں احرام باندھ لیا اور اسے خوشبو سے معطر بھی کر رکھا تھا تو آپؐ نے اس سے فرمایا ''جبہ اتار دو اپنے جسم سے خوشبو کو دھوڈالو اور عمرہ میں بھی اسی طرح کرو جس طرح حج میں کرتے ہو۔'' اس شخص کی جہالت کی وجہ سے آپؐ نے اسے فدیہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا۔ اسی طرح بعض دیگر مسائل جو مخفی ہوتے ہیں ان کے بارے میں جاہل کو بتایا اور سکھایا جائے گا لیکن وہ امور جو اصولی ہیں جن کا تعلق اصول عقیدہ، ارکان اسلام اور محرمات ظاہرہ سے ہے، ان میں جہالت کا عذر قابل قبول نہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص مسلمانوں میں رہتے ہوئے یہ کہے کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ زنا حرام ہے تو اس کا یہ عذر قبول نہ ہوگا، بلکہ اس پر حد زنا جاری کی جائے گی یا مسلمانوں میں رہتے ہوئے اگر کوئی یہ کہے کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ شراب حرام ہے تو اس کا بھی یہ عذر قبول نہ ہوگا بلکہ اس پر شراب کی حد جاری کی جائے گی یا اگر کوئی یہ کہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ والدین کی نافرمانی حرام ہے تو اس کی یہ بات درست تسلیم نہ کی جائے گی، بلکہ اسے سزا دی جائے گی اور ادب سکھایا جائے گا یا اگر کوئی یہ کہے کہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ لواطت ۔ ۔ ۔ (ہم جنس پرستی) ۔ ۔ ۔ حرام ہے تو اس کا یہ عذر قابل قبول نہ ہوگا اور اس پر حد جاری کی جائے گی کیونکہ یہ ظاہری امور ہیں جو مسلمانوں میں معروف ہیں اور یہ بات بھی معروف ہے کہ ان کے بارے میں اسلام کا نکتہ نظر کیا ہے۔

ہاں! اگر کوئی شخص کسی ایسے علاقے میں ہو جہاں دور دور تک اسلام نہ ہو یا وہ افریقہ کے کسی ایسے گمنام علاقے میں ہو جہاں مسلمان نہ ہوں تو اس کا دعوی جہالت قبول کیا جائے گا اور جب وہ اس حالت میں فوت ہو جائے تو اس کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد ہوگا اور اس کا حکم اہل فترت جیسا ہوگا اور صحیح بات یہ ہے کہ ایسے لوگوں کا روز قیامت امتحان ہوگا اگر یہ امتحان میں کامیاب ہوئے اور انہوں نے اللہ تعالی کی اطاعت کی، تو جنت میں داخل ہوں گے اور اگر نافرمانی کی تو جہنم رسید ہوں گے۔ لیکن جو شخص مسلمانوں میں رہتے ہوئے کفر کا ارتکاب کرتا اور معلوم شدہ فرائض و واجبات کو ترک کرتا ہے تو ایسے شخص کا عذر قابل قبول نہ ہوگا کیونکہ معاملہ بالکل واضح ہے۔ مسلمان بحمد اللہ موجود ہیں جو نماز پڑھتے، روزہ رکھتے اور حج کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ زنا، شراب اور والدین کی نافرمانی حرام ہے اور یہ تمام باتیں مسلمانوں میں مشہور و معروف ہیں، لہذا ان حالات میں جہالت کا دعوی ایک باطل دعوی قرار پائے گا۔ واللہ المستعان۔

فتاویٰ ابن باز